اسلام میں عورت کی عزت وتکریم

اور جاہلیت کی اہانت وتوہین

[الأُردية –اُردو–Urdu]

ڈاکٹر محمد بن عبد اللہ بن صالح سحیم

ترجمہ: اسلام سوال وجواب سائٹ

مراجعہ وتنسیق: عزیز الرّحمن ضیاء اللہ سنابلی

المرأة بين تكريم الإسلام وإهانة الجاهلية

[الأُردية – اُردو – Urdu]

د. محمد بن عبد الله بن صالح السحيم

ترجمة: موقع الإسلام سؤال وجواب

مراجعة وتنسيق: عزيز الرحمن ضياء الله السنابلي

۱۳۲۹۵۹:اسلام میں عورت کی عزّت وتکریم اور جاہلیت کی اہانت وتوہین

سوال: یورپ اسلام پر عورت کی توہین کرنے کی تہمت لگاتا ہے،تو عورت کا اسلام میں کیا مقام ومرتبہ ہے؟

بتاریخ ۱۱-۴-۲۰۰۹ کو نشر کیا گیا

جواب

الحمدللہ :

دینِ اسلام میں عورت کو اتنا اونچا مقام و مرتبہ حاصل ہے جو اسے پہلے کسی ملت میں حاصل نہیں ہوا تھا اور نہ ہی کوئی اور امت اسے پا سکی۔

دین اسلام نے انسان کو جو عزت واحترام دیا ہے اس میں مرد و عورت دونوں برابر کے شریک ہیں، اور وہ اس دنیا میں اللہ تعالیٰ کے احکامات میں برابر ہیں اوراسی طرح دار آخرت میں اجرو ثواب میں بھی برابر ہیں ، اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اسی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا ہے :﴿وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ﴾

”اوریقینا ہم نے اولاد آدم کوبڑی عزت دی “[الاسراء:۷۰]،

اوراللہ عزوجل کا ایک جگہ پر فرمان کچھ اس طرح سے ہے:

﴿لِّلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ نَصِيبًا مَّفْرُوضًا﴾[النساء:7]

”ماں باپ اور خویش واقارب کے ترکہ میں مردوں کا حصہ بھی ہے اور عورتوں کا بھی۔ (جو مال ماں باپ اور خویش واقارب چھوڑ مریں) خواہ وہ مال کم ہو یا زیادہ (اس میں) حصہ مقرر کیا ہوا ہے“۔[النساء: 7]

اوراللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ وَاللَّـهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴾

" اور عورتوں کے لیے بھی ویسے ہی حق ہیں جیسے ان پر مردوں کے ہیں اچھائی کے ساتھ" [البقرۃ: 228]۔

اور اللہ مالک الملک کا فرمان ہے:

﴿وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ﴾

"مومن مرد اور عورتیں آپس میں ایک دوسرے کے [مدد گار و معاون اور] دوست اور ولی ہیں" [التوبۃ: 71]

اوراللہ تبارک وتعالیٰ نے والدین کے متعلق کچھ اس طرح فرمایا: ﴿وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِندَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُل لَّهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُل لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُل رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا ﴾[الإسراء:23-24]

" اور تیرا پروردگار صاف صاف حکم دے چکا ہے کہ تم اس کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرنا اور ماں باپ کے ساتھ احسان کرنا۔ اگر تیری موجودگی میں ان میں سے ایک یا یہ دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کے آگے اف تک نہ کہنا، نہ انہیں ڈانٹ ڈپٹ کرنا بلکہ ان کے

ساتھ ادب و احترام سے بات چیت کرنا اور عاجزی اور محبت کے ساتھ ان کے سامنے تواضع کا بازو پست رکھے رکھنا اور دعا کرتے رہنا کہ اے میرے پروردگار! ان پر ویسا ہی رحم کر جیسا انہوں نے میرے بچپن میں میری پرورش کی ہے" [الاسراء: 23 - 24]۔

اور فرمان باری تعالیٰ ہے: ﴿فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ أَنِّي لَا أُضِيعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنكُم مِّن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَىٰ بَعْضُكُم مِّن بَعْضٍ﴾

" پس ان کے رب نے ان کی دعا قبول فرمالی کہ تم میں سے کسی بھی عمل کرنے والے کے عمل کو خواہ وہ مرد

ہو یا عورت ہرگز ضائع نہیں کرونگا"۔[آل عمران :
195]۔

اوراللہ جل شانہ نے فرمایا: ﴿مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيَاةً طَيِّبَةً وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُم بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾

"جو شخص نیک عمل کرے مرد ہو یا عورت، لیکن باایمان ہو تو ہم اسے یقیناً نہایت بہتر زندگی عطا فرمائیں گے۔ اور ان کے نیک اعمال کا بہتر بدلہ بھی انہیں ضرور ضرور دیں گے"[النحل :97]۔

اور اللہ عزوجل نے ایک مقام پر کچھ اس طرح فرمایا:

﴿وَمَن يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ مِن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَـٰئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُونَ نَقِيرًا﴾

”جو ایمان والا ہو مرد ہو یا عورت اور وہ نیک اعمال کرے، یقیناً ایسے لوگ جنت میں جائیں گے اور کھجور کی گٹھلی کے شگاف برابر بھی ان کا حق نہ مارا جائے گا“ [النساء: 124]۔

یہ ہے وہ عزت و تکریم اور مقام ومرتبہ جو اسلام نے عورت کو دی جس کی مثال نہ تو کسی اور دین میں اور نہ ہی کسی قانون میں ملتی ہے ، بلکہ رومن (اٹلی) جدّت پسندوں نے تو یہ قانون پاس کیا ہے کہ عورت مرد کے

تابع رہتے ہوئے اس کی غلام ہے اور اس کے مطلقا کوئی حقوق نہیں ہیں۔

اٹلی میں ایک بڑے اجتماع کے بعد عورت کے متعلق بحث و مناقشہ کے بعد یہ پاس کیا گیا کہ یہ ایک ایسا حادثہ ہے جسے کچھ اہمیت حاصل نہیں ہے، اور عورت اخروی زندگی کی وارث نہیں بنے گی اور یہ پلید ہے۔

جاہلیت میں تو عورت ایک گھٹیا سی چیز تھی اسے بیچا اور خریدا جاتا تھا اور اسے شیطانی پلیدی شمار کیا جاتا تھا۔

اور قدیم ہندوستانی قوانین تو یہاں تک کہتے ہیں کہ وبائیں اور موت و جہنم اور آگ اور سانپوں کا زہر عورت سے

بہتر ہے ، اوراسے زندہ رہنے کا حق صرف خاوند کے ساتھ ہی تھا اگر خاوند مر جائے اوراسے آگ میں جلایا جاتا توعورت بھی اس کے ساتھ ہی زندہ جل مرتی تھی اوراگر وہ خاوند کے ساتھ نہ جلتی تواسے لعن طعن کا سامنا کرنا پڑتا تھا بلکہ ہندوستان کے بعض علاقوں میں تو ابھی تک یہ موجود ہے۔

اور یہودیت میں یہودی عورت کا کیا حال تھا اس کا بھی ہم جائزہ لیتے ہیں عہد قدیم میں یہ مندرجہ ذیل بات موجود ہے:

میں اور میرا دل حکمت وعقل کے علم اوراسے حاصل اور تلاش کرنے کے لیے گھوما پھرا تا کہ میں شر کو جو کہ

جہالت اور حماقت کو جو کہ جنون ہے معلوم کر سکوں ،
تو میں نے موت کو پایا عورت جو کہ کھڑکی ہے اور اس
کا دل تسمہ ہے اور اس کے ہاتھ بیڑیاں ہیں۔

[سفر الجامعۃ، الإصحاح 26 , 25 : 7]۔

یہ تو معلوم ہی ہے کہ عہد قدیم پر یہودی اور عیسائی
دونوں کا ایمان ہے اور وہ اسے مقدس سمجھتے ہیں۔

زمانہ قدیم میں عورت کا یہ حال تھا اور موجودہ اور اس سے
پہلے ماضی قریب کے دور میں عورت کو کیا کچھ حاصل ہے
اس کی وضاحت مندرجہ ذیل واقعات کریں گے:

ڈانمارک کا ایک مصنف (wieth kordsten) عورت کے بارے میں کیتھولک چرچ کے نقطۂ نظر کی تشریح کرتے ہوئے کہتا ہے:

" دورِ وسطی میں یورپی عورت کا بہت ہی کم خیال رکھا جاتا تھا اس لیے کہ کیتھولک چرچ کے مذہب میں عورت دوسرے درجہ کی مخلوق شمار ہوتی ہے۔ (586) میلادی کو فرانس میں عورت کے بارے میں ایک کانفرنس کا انعقاد کیا گیا جس میں اس بات پر غور وخوض کیا گیا کہ آیا عورت انسان شمار ہوتی ہے یا نہیں؟

اوراسی کانفرنس میں مناقشہ کرنے کے بعد یہ قرار پایا کہ عورت ایک انسان ہے لیکن وہ مرد کی خدمت کے لیے پیدا کی گئی ہے۔

اور فرانسیسی قانون کی شق نمبر (217) میں مندرجہ ذیل بات کہی گئی ہے:

(شادی شدہ عورت [اگرچہ اس کی شادی اس بنیاد پر ہوئی ہو کہ اس کی اور اس کے خاوند کی ملکیت علیحدہ ہی رہے گی] کا کسی کے لیے ہبہ کرنا جائز نہیں ہے اور نہ ہی وہ اپنی ملکیت کو منتقل کر سکتی اور نہ ہی اسے رہن رکھ سکتی ہے ، اور نہ ہی وہ عوض یا بغیر عوض اپنے خاوند کی

معاہدے میں شرکت کے بغیر یا پھر اس کی موافقت جو کہ لکھی ہوئی ہو کے بغیر مالک بن سکتی ہے)

اورانگلینڈ میں ہنری ہشتم نے انگریز عورت پر کتاب مقدس پڑھنا حرام قرار دیا، حتی کہ (1850) میلادی تک عورتوں کو شہری ہی شمار نہیں کیا گیا، اوران کے لیے (1882) میلادی تک کسی قسم کے کوئی حقوق شخصی نہیں تھے۔ دیکھیں کتاب : سلسلۃ مقارنۃ الادیان۔ تالیف احمد شلبی جلد (3) صفحہ (210 - 213)۔

اوردور حاضر میں یورپ اورامریکہ اوردوسرے صنعتی ممالک میں عورت ایک ایسی گری پڑی مخلوق ہے جو صرف اورصرف تجارتی اشیاء کی خرید وفروخت

کے لیے استعمال ہوتی ہے ، وہ اشتہاری کمپنیوں کا جزلاینفصل ہے، بلکہ حالت یہاں تک جا پہنچی ہے کہ اس کے کپڑے تک اتروا دیئے گئے ہیں اوراس کے جسم کو تجارتی اشیاء کے لیے مباح کرلیا گیا ہے،اور مردوں نے اپنے بنائے ہوئے قانون سے اسے اپنے لیے ہر جگہ پراس کے ساتھ کھیلنا ہی مقصد بنالیا ہے۔

اس کا خیال اس وقت رکھا جاتا ہے جب تک وہ اپنے ہاتھ یا پھر فکروسوچ سے مال وغیرہ خرچ کرے اورجب وہ بڑی عمر کی ہوجائے اور اپنے حواس کھو بیٹھے اور کسی کو کچھ نہ دے سکے تو معاشرہ اس سے علیحدہ ہوجاتا ہے اوراسی طرح ادارے بھی اس کو چھوڑ دیتے ہیں اوروہ اکیلی یا تو

اپنے گھر میں زندگی گزارتی ہے یا پھر نفسیاتی ہسپتالوں میں

۔

تو آپ اس کا مقارنہ و موازنہ (اس میں کوئی کسی قسم کی برابری نہیں ہے) اس (تکریم) سے کریں جو (عورت کے بارے میں) قرآن مجید میں آیا ہے:

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ﴾

”مومن مرد اور عورتیں آپس میں ایک دوسرے کے [مددگار و معاون اور] دوست اور ولی ہیں“ [التوبة: 71]

۔

اوراللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے :﴿وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ ۚ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ ۗ وَاللَّـهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴾

” اورعورتوں کے بھی ویسے ہی حق ہیں جیسے ان پر مردوں کے ہیں اچھائی کے ساتھ“ ۔[البقرۃ: 228]۔

اوراللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِندَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُل لَّهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُل لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُل رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا ﴾[الإسراء:23-24]

” اور تیرا پروردگار صاف صاف حکم دے چکا ہے کہ تم اس کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرنا اور ماں باپ کے ساتھ احسان کرنا۔ اگر تیری موجودگی میں ان میں سے ایک یا یہ دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کے آگے اف تک نہ کہنا، نہ انہیں ڈانٹ ڈپٹ کرنا بلکہ ان کے ساتھ ادب و احترام سے بات چیت کرنا اور عاجزی اور محبت کے ساتھ ان کے سامنے تواضع کا بازو پست رکھے رکھنا اور دعا کرتے رہنا کہ اے میرے پروردگار! ان پر ویسا ہی رحم کر جیسا انہوں نے میرے بچپن میں میری پرورش کی ہے“ [الاسراء: 23 - 24]۔

اور جب عورت کو اس کے رب نے اسے یہ عزت واحترام دیا تو ساری بشریت کے لیے واضح کر دیا کہ عورت کو اس لیے پیدا کیا ہے کہ یا تو وہ ماں اور بیوی ہو گی یا پھر بیٹی اور بہن کے روپ میں ، اور اس کے لیے خصوصی قوانین بھی مشروع کیے جو کہ صرف عورت کے ساتھ خاص ہیں نہ کہ مرد کے ساتھ۔

یہ مضمون ڈاکٹر محمد بن عبد اللہ بن صالح السحیم کی کتاب:

(الإسلام أصوله ومبادئه)سے لیا گیا۔ واللہ اعلم

اسلام سوال وجواب

(طالبِ دُعا:عزیز الرحمن ضیاء اللہ :azeez90@gmail.com)

IslamHouse.com